تنویر الابصار
بنور نبی المختار
علیہ الصلوٰۃ والسلام
امام المناظرین شرف العلماء علامہ ابوالحسنات
محمد اشرف سیالوی زید مجدہم
اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ﴾ (المائدہ:۱۵)

تنویر الابصار بنور النبی المختار

علیہ صلوات الابرار

مصنف

اشرف العلماء شیخ الحدیث علامہ اشرف سیالوی

اس کتاب میں فاضل مصنف نے مسئلہ نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کو دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے۔ قرآن وسنت اور اقوالِ ائمہ کی روشنی میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ منکرین نورانیتِ مصطفیٰ علیہ وسلم کے ایک نمائندہ عالم سے مباحثہ کی روئیداد بھی شامل کتاب ہے

ناشر

مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ (جہلم)

0321-7641096,0544-630177

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	تنویر الابصار بنور النبی المختار
مصنف	اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی
تزئین واہتمام	محمد ناصر الہاشمی
اشاعت باراول	جنوری 2003ء
اشاعت باردوم	ستمبر 2005ء
اشاعت بارسوم	مارچ 2008ء
اشاعت بار چہارم	مارچ 2011ء
تعداد	1100
قیمت	

ملنے کے پتے

- مکتبہ اہل السنہ پبلی کیشنز گلی شاندار بیکرز منگلا روڈ دینہ (جہلم) -

E.mail:ahlusunnapublication@gmail.com

0321-7641096,0544-630177

- جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام کالج روڈ سرگودھا 048-37246095-

- بزم شیخ الاسلام جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ (جہلم) -

0322-5850951,0544-633881

تعارف مصنف زید مجدہ العالی

پیدائش:

۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء کو ضلع جھنگ کے ایک دیہات غوثیوالہ میں، والد گرامی جناب فتح محمد صاحب مرید حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین علیہ الرحمہ

تعلیم وبیعت:

جامعہ محمدی شریف، پپلاں، چھ ماہ مرولہ شریف، ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء میں استاذ العلماء ملک المدرسین حضرت علامہ الحاج عطا محمد بندیالوی نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساڑھے تین سال تک گولڑہ شریف، سیال شریف اور بندیال شریف میں کسب فیض کیا۔ ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء میں حضرت شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دورۂ قرآن پاک میں شریک ہوے۔ اسی سال ماہ شوال میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کی خدمت میں جامعہ رضویہ حاضر ہوکر درس حدیث لیا اور سند فراغت حاصل کی۔ سیال شریف قیام کے دوران شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ سے ھدایۃ النحو اور دیگر کتب کا درس لیا اور آپ کی روحانی توجہات سے مستفیض ہوے۔ اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

تدریس اور تلامذہ:

شوال ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء میں تدریس کا آغاز۔ دوسال دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں، دوسال جامعہ نعیمیہ لاہور، پانچ سال سلانوالی، ایک سال رکن الاسلام حیدرآباد میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۱ء سے ۲۰۰۰ء تک مسلسل دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں درس دیا۔ ۲۰۰۰ء سے تاحال جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا میں محو تدریس ہیں۔

ابن عساکر لولاک ما خلقت الدنیا - ص۵۹

(اس کا معنی صحیح ہے کیونکہ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور کہا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر آپ موجود نہ ہوتے تو میں
جنت کو پیدا نہ کرتا۔) اور اگر آپ موجود نہ ہوتے تو میں دوزخ کو پیدا نہ کرتا اور
ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ اگر آپ موجود نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔
باعتبار معنی کے بالکل صحیح ہے اگر بعض علماء نے اعتراض کیا ہے تو محض الفاظ کے
ثبوت کے لحاظ سے اور سند کے اعتبار سے۔

ساتویں روایت

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

"حقیقت محمدی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ حقیقۃ الحقائق است
آنچہ در آخر کار بعد از طی مراتب ظلال ایں فقیر منکشف گشتہ است تعین و
ظہور حبی است کہ مبدء ظہورات و منشاء خلق مخلوقات است و در حدیث
قدسی کہ مشہور است آمدہ است کنت کنزا مخفیا فاحببت
ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف اول چیزی کہ ازاں گنجینہ
مخفی بر منصۂ ظہور آمد حب بودہ است کہ سبب خلق خلائق گشت
اگر ایں حب نمی بود در ایجاد نمی کشود و عالم در عدم راسخ و مستقر می بود
سر حدیث قدسی "لولاک لما خلقت افلاک" را کہ در شان خاتم الرسل واقع است
اینجا باید جست و حقیقت "لولاک لما اظہرت الربوبیۃ" را ازیں مقام
باید طلبید۔ (دفتر سوم حصہ نہم ص۱۲۸ مکتوب نمبر ۱۲۲ بحوالہ مسلک مجدد

مولفہ حضرت میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ۔

(اس فقیر کو مراتب ظلال طے کرنے کے بعد یہ انکشاف ہوا کہ حقیقت
محمدیہ جو کہ حقیقۃ الحقائق ہے وہ تعین اور ظہور حبی ہے جو مبداء ہے تمام
ظہورات کا اور منشا ہے خلق و ایجاد مخلوقات و کائنات کا مشہور حدیث
قدسی میں وارد ہے کہ میں کنز مخفی تھا پس مجھے اس امر کی محبت ہوئی کہ میں
پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری شان کو
بقدر استعداد سمجھیں اس گنج مخفی سے پہلی پہلی شئی جو منصۂ ظہور و شہود پر جلوہ
فرما ہوئی وہ تھی حبّ جو ایجاد مخلوقات کا سبب بنی اگر یہ حب نہ ہوتی
تو ایجاد کائنات کا دروازہ کبھی نہ کھلتا اور تمام عالم ہمیشہ کے لیے پردۂ
عدم میں راسخ اور مستقر رہتا۔ حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک
جو شان ختم رسل علیہ وعلیہم السلام میں واقع ہے اس کا سر اور راز اور اس کی
اصلی حالت اس جگہ تلاش کرنی چاہیئے اور لولاک لما اظہرت الربوبیۃ والی
حدیث قدسی اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی شان ربوبیت اور شان ایجاد و
تخلیق کو ظاہر ہی نہ کرتا کا مقصد و معنی اس مقام میں طلب کرنا چاہیئے۔ یعنے
سبب ایجاد کائنات حب ہے اور اس کا مقتضی اول اور تعین و ظہور اول
ذات حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حب مقتضائے ذات خداوند
جل وعلا ہے اور ذات حبیب کبریا مقتضاء حب ہے لہٰذا انہی سے ظہور
ربوبیت ہوا اور وہ رحمۃ للعالمین بنائے گئے تو اللہ تعالیٰ کی شان رب
العالمین کا ظہور شروع ہو ورنہ یہ صفت ظہور پذیر نہ ہوتی جس طرح کہ ذات
کنز مخفی رہتی اگر حب منصۂ ظہور پر جلوہ گر نہ ہوتی۔

الغرض کلام مجدد سے حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کی

صحت وتقویت واضح ہوگئی اور نئی حدیث قدسی بھی ثابت ہوگئی یعنے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور دونوں کی حقیقت اور ان کا سر اصلی اور راز حقیقی بھی واضح ہوگیا۔ والحمدللہ اور کنت کنزاً مخفیاً والی حدیث کے متعلق اگرچہ سند کے لحاظ سے محدثین کو کلام ہے مگر حضرت علی بن السلطان القاری فرماتے ہیں: معناہ صحیح مستفاد من قولہ تعالیٰ: وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا تاکہ میری عبادت کریں یعنی میری معرفت حاصل کریں جو کہ اصل عبادت اور روح عبادت ہے۔ اور حبر امت اور مفسر صحابہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی تفسیر الا لیعرفونی منقول ہے۔
موضوعات کبیر ص۵۲۔

اور حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا مقتضائے حب ہونا اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے:

"قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" فرما دیجئے! اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو اور اس کے محب ہو تو محب ہونا تمہارا قابل قبول صرف اس صورت میں ہوگا جب میری اتباع کروگے لہذا میری اتباع کرو تاکہ اللہ تعالےٰ تمہیں محبوب بنالے۔ تو ثابت ہوا: تحبون اللہ اور یحببکم اللہ دونوں طرفین باہم مرتبط اس صورت میں ہوں گی بلکہ محب کے محبوب بن جانے والا عظیم انقلاب اس وقت رونما ہوگا جب اتباع محبوب کریم علیہ السلام پائی جائے گی تو معلوم ہوا باقی سب محبوبیت میں تابع ہیں اور اصلی محبوب نبی الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ ؎

محبوب اور بھی ہیں پر ایسے تو نہیں
یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

تو نتیجہ واضح ہوگیا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم مقتضائے ذات خداوند تعالےٰ ہے لہذا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم مقتضائے ذات خداوند تعالےٰ ہوئے تو پھر انہی کی بدولت ظہور ربوبیت ہوا۔ اور انہی کے طفیل آفاق وافلاک اور دنیا و اہل دنیا وجود میں آئے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

آٹھویں روایت

علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں صاحب شفاء الصدور کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے یہ حدیث قدسی نقل فرمائی ہے:

"یا محمد وعزتی وجلالی لولاک ما خلقت ارضی ولا سمائی ولا رفعت ہذہ الخضراء ولا بسطت ہذہ الغبراء۔ وفی روایۃ عنہ ولا خلقت سماءً ولا ارضاً ولا طولا ولا عرضاً۔ جلد اول ص۳۵۷

(اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم اگر آپ موجود نہ ہوتے تو میں نہ اپنی زمین کو پیدا کرتا اور نہ اپنے آسمان کو نہ اس نیلگوں خیمہ کو ایستادہ کرتا اور نہ اس مٹیالے فرش کو بچھاتا۔ اور دوسری روایت میں آپ سے اس طرح منقول ہے کہ میں نہ کسی آسمان کو پیدا کرتا اور نہ کسی زمین کو اور نہ ہی طول وعرض کو۔)

الغرض یہ روایات بظاہر آٹھ ہیں مگر ضمناً مذکور روایات کو ساتھ ملاؤ جو زرقانی وغیرہ نے ذکر کی ہیں تو ان کی تعداد دس سے بھی متجاوز ہے اور ان کا مضمون باہم متحد متفق ہے لہذا اصل مضمون کی صحت میں تو بحث ہی نہیں ہوسکتی اور لولا بقاعدہ